اعلیحضرت عظیم البرکت الشاہ احمد رضا خاں پر کتاب مستطاب

حیاتِ اعلیحضرت

تالیف لطیف

ملک العلماء مولانا ظفر الدین قادری رضوی

ترتیب و تہذیب

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی

مکتبہ نبویہ

گنج بخش روڈ ، لاہور

اعلیٰحضرت عظیم البرکت الشاہ احمد رضا خاں پر کتاب مستطاب

حیاتِ اعلیٰحضرت

تالیف لطیف

ملک العلماء مولانا ظفر الدین قادری رضوی

ترتیب و تہذیب

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی

مکتبہ نبویہ ◎ گنج بخش روڈ ◎ لاہور

......☆☆☆......

نام کتاب	————	حیاتِ اعلیٰ حضرت
نام مؤلف	————	ملک العلماء محمد ظفر الدین قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ
موضوع کتاب	————	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی زندگی کے حالات
سال تصنیف	————	۱۹۳۸ء
سال طباعت جلد اول	————	۱۹۶۰ء
سال طباعت مکمل	————	۲۰۰۳ء
مقدمہ	————	ڈاکٹر مختار الدین احمد علی گڑھ (انڈیا)
ترتیب نو وتہذیب تازہ	————	پیرزادہ اقبال احمد فاروقی ایم۔اے
تالیف سے طباعت تک	————	پیرزادہ اقبال احمد فاروقی ایم۔اے
حروف چینی	————	محمد عالم مختار حق
کمپوزنگ	————	عزیز کمپوزنگ سنٹر دربار مارکیٹ لاہور 7236056
صفحات	————	۱۰۸۰
ناشر	————	مکتبہ نبویہ۔ گنج بخش روڈ لاہور
تقسیم کار	————	مکتبہ نبویہ، مرکزی مجلسِ رضا لاہور
قیمت اعلیٰ ایڈیشن	————	۵۰۰ روپے
کوڈ نمبر	————	2M63

ملنے کے پتے

☆ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا جاپان مینشن ریگل چوک کراچی

☆ افکارِ رضا ۱۶۷ ڈم ٹم کر روڈ بمبئی (انڈیا)

☆ اجمیری بک ڈپو ۱۶۷ ڈم ٹم کر روڈ بمبئی (انڈیا)

☆ ماہنامہ ''کنز الایمان'' ٹیا محل شاہ جہانی مسجد دہلی (انڈیا)

مرکزی مجلس رضا کے اراکین اور جہان رضا کے معاونین نصف ہدیہ ادا کریں گے

خدمات کی ہیں۔"

(۹) سپاسنامہ اراکین انجمن اسلامیہ بریلی بوقت آمد گاندھی در شہر بریلی ۔

چل فخر قوم' حضرت گاندھی کو دیکھ آئیں

انجمن اسلامیہ بریلی نے گاندھی کے آنے پر یہ سپاسنامہ پیش کیا

(۱۰) سپاسنامہ مذکور

فیض قدم سے جن کے بریلی بنی دولہن　　اک اک گلی ہے رشک خیابانِ نسترن

(۱۱) سپاسنامہ مذکور ۔

ہر اک مکان قصر بہشتی پہ خندہ زن　　ہر ایک باغ روکش صد گلشن عدن

(۱۲) سپاسنامہ مذکور ۔

اک مختصر سا شہر تھا گلزار بن گیا　　سج کے نکھر کے مطلع انوار ہو گیا

(۱۳) سپاسنامہ مذکور ۔

اک دھوم مچ گئی کہ مسیحا وہ آ گئے!

(۱۴) سپاسنامہ مذکور ۔

اقلیم دل پہ قوم کے حاکم یہی تو ہیں!

(۱۵) سپاسنامہ مذکور ۔

ڈرتے ہیں اک خدا سے کچھ ایسے دلیر ہیں　　مستغنی از ثنا ہیں ستایش سے سیر ہیں

(۱۶) سپاسنامہ مذکور ۔

تعریف ان کی کر سکے کوئی یہ نادرست　　خاموشی از ثنای تو حد ثنائے تست

(۱۷) سپاسنامہ مذکور ۔

شوکت علی' محمد علی' بھی تو ساتھ ہیں　　ہے قوم جسم' آپ دماغ اور یہ ہاتھ ہیں

(۱۸) سپاسنامہ مذکور ۔

قوم شکستہ حال کا ہے پاک دل میں درد ہے

(۱۹) سپاسنامہ مذکور

مردہ تھی قوم آپ نے اس کو جلا دیا ہم سب کو آبِ چشمۂ حیواں پلا دیا

(۲۰) سپاسنامہ مذکور ؎

ہے ہر زباں پہ آپ کا ذکر اے مہاتما!

گاندھی کے بارے میں گانگریسی مسلمانوں کے نظریات

(۲۱) اخبار اتفاق دہلی ۲۷ اکتوبر ۲۰ء تقریر ظفر الملک ''رفاہ عام'' لکھنؤ میں کہا گیا ''اگر نبوت ختم نہ ہوگئی ہوتی تو مہاتما گاندھی نبی ہوتے۔'' یعنی گاندھی بالقوہ نبی ہے اگرچہ بالفعل نہ سہی۔

(۲۲) اخبار ''فتح'' دہلی جلد ۲ نمبر ۲۴۲ تقریر عبدالماجد بدایونی در جلسہ ''جمیعتہ العلماء دہلی'' ''خدا نے ان کو (گاندھی کو) تمہارے لیے ''مذکر'' بنا کر بھیجا ہے قدرت نے ان کو سبق پڑھانے والا ''مدبر'' کر کے بھیجا ہے۔''

(۲۳) اشتہار یوسف برادر کھڑکپوری ۲۱ دسمبر ۲۰ء مسٹر ابوالکلام آزاد نے کہا کہ ''کوشش اور لڑائی صرف اماکن مقدسہ اور خلافت کے لیے نہیں ہے بلکہ ہندوستان کو خود اختیاری حکومت دلانے کے لیے ہے۔ اگر خلافت کا فیصلہ ہو بھی جائے تاہم ہماری جدوجہد جاری رہے گی اس وقت تک کہ ہم گنگا جمنا کی مقدس زمین کو آزادانہ کرالیں۔''

(۲۴) استفتا از بنارس ۶ محرم ۱۳۳۹ھ ''تلک'' کے مرنے کے غم میں بروز دسواں جامع مسجد میں ننگے سر ننگے پیر جمع ہو کر ''تلک'' کے لیے دعا کی اور فاتحہ اور نماز جنازہ کا ان کی مغفرت کے لیے اشتہار دیا پھر قربانی گاؤ کو بخاطر اہل ہنود منع کر دیا۔''

کانگریسی لیڈروں کی سیاسی حرکات

(۲۵) استفتا از الہ آباد ۱۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۸ھ ''اتحاد کسی مشرک قوم سے اس طور پر کرنا کہ دوسرے میں عام اہل اسلام شریک ہو کر ناقوس (سنکھ) بجائیں پھول، رام چھمن پر چڑھائیں، جے کی آواز بلند کریں، گائے کی قربانی بند کریں۔''

(۲۶) فتح اخبار دہلی ۲۴ نومبر ۱۹۲۰ء تقریر شوکت علی در جمیعتہ العلماء دہلی ''اے اللہ ایک ہم سے نیک کام بھی ہوگیا ہے یعنی میں اور مہاتما گاندھی یقینی بھائی بھائی ہو گئے ہیں اور

محبت میں نے جان بوجھ کر بڑھائی ہے۔''

(۲۷) استفتاء لال کرتی میرٹھ ۲۰ جمادی الاول ۱۳۳۸ھ ''ہندوؤں نے مسلمانوں کے جلوس میں قشقہ چندن وغیرہ مسلمانوں کے ماتھے پر لگایا ہے۔ چندن لگوانے اور نہ لگوانے والے مسلمانوں سے ایسا معلوم ہوا کہ ہندوؤں کی طرف سے کوئی جبر نہ تھا چنانچہ جن مسلمانوں نے انکار کیا انہوں نے انکار کرنے والے مسلمان کے ماتھے پر نہ لگایا۔''

(۲۸) کتاب ''مہاتما گاندھی'' مصنفہ طاہر مراد آبادی

غریب قوم کے مردہ میں جان ڈالی ہے — لگا کے آپ نے ٹھوکر مہاتما گاندھی

(۲۹) کتاب مذکور

عجب نہیں کہ یہ بے کنڈ میں کریں بسرام — کہ جپتے رہتے ہیں ہر ہر مہاتما گاندھی

(۳۰) کتاب مذکور

ہمیں امید ہے ہم کامیاب ہوں گے ضرور — کہ ہیں ہماری مدد پر مہاتما گاندھی

(۳۱) ''اخبار ہمدم لکھنؤ'' ۸ جون ۱۹۲۰ء رپورٹ جلسہ خلافت کمیٹی الہ آباد منعقدہ ۲۵ جون ۱۹۲۰ء تیار کردہ مسٹر شوکت علی ''الہ آباد میں ایک ایسا فیصلہ صادر کیا گیا ہے جو ایثار و رفاقت کی اسپرٹ کو ان شاء اللہ ترقی دے گا بلکہ ایک نئے مذہب کو جو ہندوؤں مسلمانوں کا امتیاز موقوف کرتا ہے اور پریاگ یا سنگھم کو ایک مقدس علامت بتاتا ہے۔''

(۳۲) ''مدینہ اخبار بجنور'' یکم فروری ۱۹۲۰ء میرٹھ میں پنڈت سیتارام پریذیڈنٹ جلسہ نے ایک زبردست تقریر کی اور ''شوکت علی کو پنڈت اور محمد علی کو لالہ'' کے خطاب سے منسوب کیا۔'' جس پر دونوں صاحبان نے نہایت مسرت ظاہر کی۔

(۳۳) ''ہمدم اخبار لکھنؤ'' ۱۴ فروری ۱۹۲۰ء بعض لیڈروں اور اخباروں کی طرف سے گورنمنٹ کی خدمت میں یہ درخواست کی جا رہی ہے کہ مجرمین کٹارپور کے ساتھ جنہوں نے مسلمانوں کو آگ میں جلایا' زندہ بھونا' مسلمانوں کے گھر جلائے' بے گناہ بچوں کو ان کے والدین کے سامنے نہایت ظلم و بے دردی سے قتل کیا' رسیوں سے کس کر مٹی کا تیل ڈال کر آگ لگا دی۔ ترمیم خسروانہ کا برتاؤ کیا جائے۔''

(۳۴) ''فتح اخبار دہلی ۲۴ نومبر'' ۱۹۲۰ء تقریر شوکت علی در جمیعۃ العلماء دہلی غیر مسلم

میت کو کندھا دینا ممنوع تھا مجھے معلوم نہ تھا اس کی معافی میں چاہتا ہوں اور کہتا ہوں کہ

بھولے باہمن گائے کھائی اب کھاؤں تو رام دوہائی

(۳۵) ''اخبار مشرق گورکھپور'' ۱۳ جنوری ۱۹۲۱ء مولوی ابوالکلام آزاد نے کیمپ ناگپور میں جمعہ پڑھایا خطبہ اولیٰ جمعہ میں مسٹر گاندھی کی تعریف کی اور کہا مہاتما گاندھی کی مقدس ذات ستودہ صفات پاکیزہ خیالات ہے۔'' از ''تحقیقات قادریہ'' مصنفہ مداح الحبیب مولوی جمیل الرحمٰن خان صاحب قادری رضوی بریلوی۔

(۳۶) ایڈریس آل انڈیا مسلم لیگ بخدمت مسٹر مانٹیگو۔ اس ایڈریس میں یہ گزارش بھی پر زور الفاظ میں کی گئی تھی کہ ہندوستان سے گائے کا ذبح کرنا موقوف کیا جائے۔

حکیم اجمل خان نے گائے کی قربانی کے خلاف تقریر کی

(۳۷) خطبہ صدارت حکیم حافظ اجمل خان صاحب رئیس دہلی صدر مسلم لیگ امرتسر منعقدہ دسمبر ۱۹۱۹ء ''گاؤ کشی کا ذکر ہم لوگ ایک عرصہ سے اشاروں استعاروں میں کرتے رہے ہیں لیکن اب وقت آ گیا ہے کہ اس مسئلہ کے متعلق زیادہ صفائی اور زیادہ وضاحت سے ذکر کیا جائے'' پھر صفحہ ۳۳ میں نہایت سوز و گداز کے ساتھ ہندوؤں کے عنایت و کرم کا اظہار فرمایا پھر صفحہ ۳۴ مذہبی نقطہ سے یوں ارشاد فرمایا ''ہندوستان کو چھوڑ کر تمام عرب' شام' مصر' طرابلس اور ایشیائی ترکی وغیرہ کے مسلمانوں کو دیکھیے جن میں سے کروڑوں کی تعداد نے انہیں زندگی بھر اس سنت کو غیر گائے کے قربانی کے ادا کیا ہے۔'' پھر اتنی زوردار تقریر کو ناکافی خیال کر کے وارادان یضحی کے بعد لفظ ''بالشاۃ'' اپنی طرف سے بڑھا دیا اور اس سے نتیجہ نکالا کہ اس حدیث سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ عرب میں علی العموم بکری کی قربانی ہوتی تھی۔

مولانا عبدالباری نے گاندھی کے کہنے پر گائے کی قربانی ترک کردی

(۳۷) مولانا عبدالباری صاحب لکھنوی نے اظہار تشکر کے ذیل میں بیان کیا کہ ''مسٹر گاندھی صاحب کے اخلاق اور گفتگو سے میں یہاں تک متاثر ہو چکا ہوں کہ گائے کی قربانی میں نے ترک کر دی ہے۔''

(۳۸) خاص دہلی میں عشرہ ذی الحجہ کے موقع پر اونٹوں کا گشت کرایا گیا جس پر جلی

حرفوں سے لکھا ہوا تھا ''ہم خلافت اور مقامات مقدسہ کے لیے انگریزوں سے مقابلہ کرتے ہیں اور ان کے مظالم کا عوض لیتے ہیں ہندو ہمارا ساتھ دیتے ہیں لوگو! تم بیت اللہ وحرم رسول کو بچا لو گے اگر گائے کی قربانی موقوف کر دو۔''

از ''رسالہ النور'' مصنفہ حضرت مولانا سید سلیمان اشرف صاحب (بہاری مولد ''مدفون بہ علی گڑھ''

(۳۹) فتوئ مولوی محمود حسن دیوبندی ''ہندوؤں سے موالات جائز ہے۔'' ''ترک موالات و احکام اسلام'' ص ۱۵

(۴۰) مسئلہ خلافت و جزیرۃ العرب' مولوی ابوالکلام آزاد وہ (اسلام) بعض اقسام کے کفار سے محبت کرنے کا حکم دیتا ہے اور یہ کہ عالمگیر محبت اس کی دعوت حق کا اصل الاصول ہے۔'' الہلال آزاد دہلوی ۲۴ ستمبر ۱۹۱۳ء''

مولانا ابوالکلام آزاد نے حضرت عیسیٰ کو صرف مجدد مانا تھا

(۴۱) ''مسیح ناصری کا تذکرہ بیکار ہے۔ وہ شریعت موسوی کا ایک مصلح تھا۔ خود کوئی صاحب شریعت نہ تھا۔ اس کی مثال مجدد کی سی تھی۔ وہ کوئی شریعت نہ لایا اس کے پاس کوئی قانون نہ تھا اس نے خود تصریح کر دی کہ میں توریت کو مٹانے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔ (یوحنا ۱۳:۵)

(۴۲) الہلال جلد ۳ ص ۳۳۸ یہودیوں نے ان کے (مسیح علیہ السلام کے) سر پر کانٹوں کا تاج رکھا تھا وہ صلیب پر لٹائے جائیں اور جو لکھا ہے پورا ہو۔'' (یہ صلیب پر لٹانا بھی عجیب شاید مولانا نے صلیب زمین پر بچھی ہوئی مسہری سمجھی)

(۴۳) الہلال ص ۳۳۸ مسیح نے اپنی عظیم قربانی کی ص ۳۳۹ ''مظلومانہ قربانی اور خون شہادت''!

(۴۴) مسئلہ خلافت و جزیرہ عرب طبع دوم ص ۲۰ ''منصب نبوت مختلف اجزائے نظر وعمل سے مرکب ہے ازاں جملہ ایک جز وحی و تنزیل کا مورد ہونا اور شریعت میں تشریع و تاسیس قوانین کا اختیار رکھنا ہے یعنی قانون وضع کرنا اور اس کی وضع و قیام کے معصومانہ وغیرہ

مسؤلانہ قوت'' (پانچ سطر بعد) ''منصب نبوت اس اصلی جز کے ساتھ بہت تبعی اجزاء پر مشتمل تھا۔''

(۴۵) ''مسئلہ خلافت'' ص ۱۹ مسیح مقدس کا ''پہاڑی واعظ'' صرف ایک اخلاقی معلم تھا از ''رسالہ نافع النور علی سوالات جبلفور'' مصنفہ اعلیحضرت امام اہلسنت فاضل بریلوی۔

(۴۶) خطبہ صدارت مولوی عبدالباری صاحب جلسہ انجمن علمائے صوبہ متحدہ ۱۴ رجب ۳۸ھ بمقام کانپور ہندوؤں سے اور ہم سے اب جبکہ عہد موافقت ہوگیا ہے تو ہم کو اس کا پورا کرنا لازمی ہے۔

(۴۷) خطبۂ صدارت مذکور ''اگر شرعی مصلحت ہو تو اتحاد پیدا کرنا بھی ممنوع نہیں۔''

(۴۸) خطبۂ صدارت مذکور ''ہم کو احتیاج نے اتحاد برادران ہند کی جانب مائل نہیں کیا۔''

(۴۹) خطبۂ صدارت مذکور ''ہم ہندوستان کی آزادی کو ایک فرض اسلامی سمجھتے ہیں۔'' اس کے لیے ضرورت ہے کہ عام اتحاد ہو اور پوری کوشش سے مقصد حاصل کیا جائے۔''

مسلمانو! ترکوں کی حمایت' اماکن مقدسہ کی حفاظت' سلطنت اسلامی کی اعانت' یہ سب دکھانے کے دانت ہیں کہ کسی طرح مسلمانوں کو اشتعال ہو لاکھوں روپے کا چندہ ہاتھ آئے ورنہ بڑے بڑے لیڈروں علی برادروں سے جو اوپر لکھا گیا ہے۔ اس سے ان کی ہندو دوستی ظاہر ہوتی ہے۔

ابوالکلام آزاد ہندوستان کی حکومت کے لیے اسلامی فوجوں سے لڑنے کے لیے تیار تھے

(۵۰) ''مسئلہ خلافت اب طے کرکے ایک طرف رکھو ہندوستان کی آزادی کی فکر کرو ہم ہندو قوم پرست ہیں' ہمارا فرض ہے کہ اگر ترکی بھی ہندوستان پر چڑھائی کرے تو ہم ان کے خلاف تلوار اٹھائیں۔ ہمارا نصب العین سلطنت خود اختیاری حاصل کرنا ہے ترک موالات اس کا ذریعہ ہے۔'' ابوالکلام آزاد صاحب سے منقول ہوا لڑائی ہندوستان کو خود اختیاری حکومت دلانے کے لیے ہے اگر خلافت کے خاطر خواہ فیصلہ بھی ہو جائے تاہم ہماری

جدوجہد جاری رہے گی۔ اس وقت تک کہ ہم گنگا جمنا کی مقدس زمین کو آزاد نہ کرالیں۔

کانگریس کے نیشنلسٹ علماء کے نظریات

یہ ہیں ان سیاسی حضرات لیڈران و ایڈیٹران و علماء کے افعال و اقوال جو خلافت کا ڈھونگ رچا کر کر رہے ہیں' کہہ رہے ہیں' لکھ رہے' ہیں چھاپ رہے ہیں اور گاندھی کے نان کوآپریشن کو ''ترک موالات'' کا شرعی جامہ پہنا کر اپنے آپ کو لوگوں میں سرخرو کر رہے ہیں۔ اور جوان حرکات ''لغویات'' خرافات میں ان کا ہمنوا نہ ہوا اس کو ''ترک موالات'' کا مخالف اور اس کا دشمن مشہور کرتے ہیں۔

اعلیحضرت نے کانگریسی مولویوں کے خلاف قلمی جہاد کیا تھا

اعلیحضرت امام اہلسنت قدس سرہ العزیز نے اپنے فتاویٰ و تحریرات اور بے شمار رسائل میں اس مسئلہ اور ان کے حرکات و افعال و اقوال پر کافی روشنی ڈالی ہے اور دودھ کا دودھ پانی کا پانی کر دکھایا ہے حق و باطل میں آسمان و زمین سا فرق دکھا کر مسلمانوں کی رہبری فرمائی ہے جزاہ اللہ عن الاسلام والمسلمین خیرالجزاء رسالہ ''مبارکة الموتمنه فی آیة الممتحنه'' میں فرماتے ہیں ص ۱۴ (۴) موالات مطلقاً ہر کافر و مشرک سے حرام ہے اگرچہ ذمی مطیع اسلام ہو اگرچہ اپنا باپ یا بیٹا یا بھائی یا قریبی رشتہ دار ہو۔ حتیٰ کہ صوریہ کو بھی شرع مطہر نے حقیقیہ کے حکم میں رکھا ہے سیدنا حاطب بن ابی بلتعہ یکے از اصحاب بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بارے میں آیۂ کریمہ اتری یآیھا الذین امنوا لاتتخذوا عدوی وعدوکم اولیآء تلقون الیھم بالمودة و قد کفروا بماجآء کم من الحق یہ موالات قطعاً حقیقیہ نہ تھی تفسیر علامہ ابوالسعود میں ہے فیه زجر شدید للمومنین عن اظهار صورة الموالات لهم وان لم تکن موالات حقیقیہ اس آیۂ کریمہ میں مسلمانوں کو سخت جھڑکی ہے اس بات سے کہ کافروں سے وہ بات نہ کریں۔ جو بظاہر محبت ہو اگرچہ حقیقت میں دوستی نہ ہو مگر صور یہ ضروریۂ خصوصاً بالا کراہ قال تعالی الا ان تتقوا منهم تقة قال تعالی الامن اکره و قلبه مطمئن بالایمان اور معاملات مجردہ سوائے مرتدین ہر کافر سے جائز ہے جبکہ اس میں نہ کوئی اعانت کفر یا معصیت ہو نہ اضرار اسلام و شریعت ہو ورنہ ایسی